تفسیر احمد

سُورَةُ العَادِيَاتِ

Ketabton.com

جزء - 30

سوره «العادیات» کا تفسیر و ترجمه

تصنیف: امین الدین « سعیدي - سعید افغانی»

(c) ketabton.com: The Digital Library

بسم الله الرحمن الرحيم

سورة العاديات

جزء (30)

سوره عادیات مکی ہے اس کی « ۱۱» آیایتیں ہیں

وجه تسميه:

اس سورت کا آغاز عادیات پر حق تعالی کی قسموں سے هوتاهے ، جس سے مراد "مجاهدین کے تیز رفتار گھوڑے هیں، جنہیں "عادیات " کهاجاتاهے۔ یه سوره جو مکی سورتوں میں سے ایک هے، اس کے دونام هیں: العادیات، اور "وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا" ، سوره عادیات کو سوره عتاب یا گله یا سرزنش سے بهی مشهور ومعروف کیاگیاهے، الله تعالیٰ اس سورت کا آغاز جانور کی قسم کهاکر کرتاهے، اور اس سے مراد انسان کی ناشکری کا اظهار هے، سورة العصر کے بعد اس سورت کا نزول هوا هے ۔

عادیات: جمع هے عادیه کا، اور لفظ "عدو" کے ماده سے دوڑنے کے معنی میں هے، گھوڑے کوبهی عادیه کهتے هیں، پس عادیات دوڑنے والے یا کوئی بهی چیز جو رفتار کے ساتھ راستے کا سفر طے کرتی هے۔

اس سورت کا نام سوره مبارکه کے محور سے گهرا تعلق رکهتاهے، جو درحقیقت ان نعمتوں کے مجموعے کی بحث هے جو الله تعالی نے اپنے بندوں کو عطاکی هیں ، جن میں سے ایک یه عادیات بهی هے، کہ اگر حقیقت میں شکر ادا کیاجائے تو انسان کمال کو پهنچ جاتاهے، جبکہ ان نعمتوں کی ناشکری کی صورت میں انسان عیب، کمزوری اور پسماندگی میں مبتلا هوجاتاهے۔

سورة العادیات کے نزو ل کا وقت

اس سورت کے مکی یا مدنی هونےمیں علماء کے درمیان اختلاف هے، حضرت عبدالله بن مسعود ، جابر ، حسن بصری ، عکرمه اور عطاء کهتے هیں کی یه مکی سورتوں میں سے هے، حضرت انس ابن مالک اور قتاده کهتے هیں که یہ مدنی هے، حضرت ابن عباس سے دوقول منقول هیں ، ایک یه که سورت مکی هے، اور دوسرا یه که مدنی هے، لیکن سورت کا مضمون اور انداز بیان صاف بتارهاهے کہ یه نه صرف مکی هے ، بلکه مکه کے بهی ابتدائی دور میں نازل هوئی هے ۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

سورة العادیات کا ربط ومناسبت سورة الزلزال سے

الف: سوره الزلزال کی آیت "وَاَخۡرَجَتِ الۡاَرۡضُ اَثۡقَالَهَا" اور اس سورت کی "اِذَا بُعۡثِرَ مَا فِی الۡقُبُوۡرِ" کے درمیان ربط اور مطابقت .

ب: پچھلی سورت کے آخرمیں نیکی اور بدی کے بیان کا ذکر تھا، یه سورت انسان کی ناشکری، حق کی نعمتوں سے انکار اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے کی مذمت کرتی هے .

اس سورت کی آیات ، الفاظ اور حروف کی تعداد

سوره عادیات کا ایک (1) رکوع، گیاره (11)آیتیں ، چالیس (40) الفاظ ، ایک سو ستر(170) حروف اور انتهر(78) نقطے هیں.

(قرآن کی سورتوں کے حروف کی تعداد میں علماء کی آراءمختلف ہیں، اس بحث کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے تفسیر احمد سورة الطور ملاحظه کریں)

سورة العادیات کی تمهید

سورة عادیات میں خدا کی راه میں مجاهدین کے گھوڑوں کے بارے میں بتایاگیاهے، جب وه دشمن پر حمله کرتے هیں، تو ان سے ایک زور دار آواز سنائی دیتی هے، پھر تیز دوڑتے هوئے پتھروں کے ساتھ ان کے نعل کے ٹکرانے اور رگڑسے آگ کی چنگاریاں نکلتی ہیں، اور گرد وغبار اٹھتاهے ، سورت کا آغاز حمله آور هونے والے گھوڑوں پرقسم سے هوئی هے، یه الله تعالی کی بارگاه میں ان کے فضل اور عزت کو ظاهر کرتاهے، قسم کھا ئی هے که انسان الله تعالی کی نعمتوں کا ناشکرا هے ، وه اس کی عنایات اور سخاوت کا انکار کرتاهے ، اور زبان حال وقال سے ناشکری اور انکار کا اظهار کرتاهے، یہ سورت انسان کی فطرت اور دولت سے اس کی شدید محبت اور لگاؤ پر بھی بحث کرتی هے، اور یه بتاتی هے که آخر انسان کو حساب وکتاب اور سزا کے لیے الله تعالی کی بارگاه میں واپس لوٹتاهے پر سورت ختم هوتی هے، اور ظاهر کرتی هے که دولت اور مقام فائده مند نهیں هیں، بلکه صرف نیک اعمال هی نفع بخش هیں .

سوره مبارکه کا سبب نزول

بزار ، ابن أبی حاتم اور حاکم نے ابن عباس رضی الله عنه سے روایت کیا هے که: رسول الله صلی الله علیه وسلم نے اسلام کے سپاهیوں کا ایک گھڑ سوار دسته جهاد کے ایک میدان میں بهیجا، اور ایک مهینه انتظار کیا، لیکن ان کی طرف سے کوئی خبر نهیں آئی ، پھر یه آیات نازل هوئیں: "وَالۡعٰدِیٰتِ ضَبۡحًا ۝١ فَالۡمُوۡرِیٰتِ قَدۡحًا ۝٢ فَالۡمُغِیۡرٰتِ صُبۡحًا ۝٣ فَاَثَرۡنَ بِهٖ نَقۡعًا ۝٤ فَوَسَطۡنَ بِهٖ جَمۡعًا ۝٥ اِنَّ

(c) ketabton.com: The Digital Library

الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝٦ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝٧ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝٨ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي
الْقُبُوْرِ ۝٩ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝١٠ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝١١ " (بزار نے مسند 82/3 میں شماره 2291 "کشف " ، اور واحدی نے (اسباب النزول میں : صفحه 305) ، ودارقطنی نے (الأفراد: 236/3) شماره 2525 ـ اطراف الغرائب) اس کی تخریج کی ہے ؛ جس طرح که سیوطی نے(الدر المنثورمیں (599/8) اس کو ذکر کیاھے، ابن منذر، ابن أبی حاتم اور ابن مردویه نے اپنی تفسیر میں "احمد بن عبده الضبی عن حفص بن جمیع ثنا سماك عن عکرمة عن ابن عباس) سے اسے نقل کیاھے، حکم سند: ضعیف، (حفص بن جمیع ضعیف ھے) اس حدیث کے ضعیف ھونے کی ایک اور وجه یه بھی ھے، سماک کی روایت عکرمه سے مضطرب ھے .

سورة العادیات کے مشتملات

اگر اس سورت کے مشتملات پر توجه دی جائے تو هم دیکھتے ہیں که اس سورت کے شروع میں جگانے والی قسموں کا ذکر کیاگیاھے ، اور اس کے بعد بنی نوع انسان کی بعض کمزوریوں جیسے : کفر اور دنیا پرستی کے بارے میں بات کی گئی ھے، اور آخر میں ایک مختصر اور واضح اشاره ھے قیا مت کے بارے میں اور الله تعالی کا اپنے بندوں کے علمی احاطه پر سورت کا اختتام ھواھے.

سورت کی مبارک آیات کی تقسیم

سورت کی پهلی تا آیت"5" میں الله تعالی کی طرف سے انسانوں کو عطا کی گئی عظیم نعمتوں کا تذکره ھے، اور توقع کی گئی ھے که انسان ان نعمتوں کا شکر ادا کریں ، لیکن حقیقت یه ھے که اکثر انسان اپنی خواهشات، میلان اور تمناؤں کے تابع هوکر اس طرف قدم نهیں اٹھاتے، بلکه شکرگزاری کے بجائے کفر او رناشکری اختیار کرتےھیں.

آیت "6" پهلی پانچ آیات کا جواب ھے که الله تعالی نے بندے کو نعمتیں عطاکی ھیں اور بندے سے شکر گزاری کی توقع کی گئی ھے، لیکن ایسا نهیں ھے ، اور سوره کی آیت "9" سے آخرتک مرنے کے بعد لوگوں کے دوباره زنده ھونے اور ان کے ان اعمال کےظاهر ھونے کی طرف اشاره ھے جنهیں وه چهپاتے تھے، اور انسان کی اعمال کی جزا اور سزا تک پهنچنے کی طرف بھی اشاره ھے .

(c) ketabton.com: The Digital Library

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ الْعٰدِيٰتِ

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۱○ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۲○ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۳○ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۴○ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۵○
اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۶○ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۷○ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۸○ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا
فِي الْقُبُوْرِ ۹○ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۱۰○ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَىِٕذٍ لَّخَبِيْرٌ ۱۱○

سورت کا ترجمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	شروع کرتاهوں الله کے نام سے جوبڑا مهربان نهایت رحم والاهے
وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۱○	قسم هے دوڑنے والے گهوڑوں کی هانپ کر (جهاد کے میدان کی طرف بڑهتے هیں)
فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۲○	پهر (اپنی ٹاپوں سے) چنگاریاں اڑاتے هیں
فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۳○	پهر جو صبح کے وقت (دشمن پر) حمله کرنے والے هیں
فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۴○	پهر اس موقع پرگرد وغبار اراتے هیں
فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۵○	پهر اسی حالت میں کسی مجمع کے اندر جاگهستے هیں
اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۶○	حقیقت یه هے که انسان اپنے رب کا بڑا هی ناشکراهے
وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۷○	اور وه خود اس پر گواه هے
وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۸○	اور وه مال و دولت سے بهت زیاده محبت کرنے والاهے
اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۹○	کیا وه اس وقت کو نهیں جانتا که جو (مردے) قبروں میں هیں وه باهر نکال لیے جائیں گے
وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۱۰○	اور جوکچھ سینوں میں ہے ظاهر کردیاجائے گا
اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَىِٕذٍ لَّخَبِيْرٌ ۱۱○	بیشک ان کارب اس دن ان کے متعلق یقیناً خوب خبر رکهنے والاهے

(c) ketabton.com: The Digital Library

تشریح لغات و اصطلاحات

"الْعٰدِيٰتِ" عَادِيَه کی جمع، سرپٹ گھوڑے، اس سے مراد کوئی بھی ایسی سواری ، اور اسباب ہیں جو اللہ تعالی کی راہ میں اور اس کے احکام کو بجالانے کے لیے استعمال ھوتے ھیں، یعنی: غازیوں کے گھوڑے جو تیزی سے دوڑتے ھیں، "ضبحًا" تیزدوڑتے ہوئے گھوڑوں کے ھانپنے کی آواز،

"الموریات" مُوْرِيَةٌ کی جمع ، چقماق کے پتھر کو ایک دوسرے پر مارنا، یھاں به معنی اسم فاعل ہے، "قَدْحًا" حال ہے ، "قادحات" اسم فاعل کے طور پر بھی ذکر کیا گیاہے اور حال ھے، مراد پاؤں کے سموں کو زمین کے پتھروں پر مارناھے ۔

"الْمُغِيرَاتِ" مُغیره کی جمع، حمله کرنے والے، مغیرات : أغاره کے ماده سے ھے، جس کا مطلب ھے کسی چیز کو اونچی جگه سے نیچے جگه پر اتارنا، اس لیے "أغاره" کے معنی حمله کرنے کے ھیں، "صُبْحاً " صبح کے وقت، مفعولٌ فيه ھے، اور اُسے به معنی اسم فاعل (مُصْبِحَات) بھی ذکر کیاگیاھے، اسے زمانه حال میں شمار کیاھے، صبح: جب سورج طلوع ہوتاھے اور اس کی روشنی چارسو پھیل جاتی ھے ۔

"أثرْنَ" انھوں نے بیدار کیا، اٹھا یا، یه باب افعال ہے "إثارة" کے مصدر سے ھے ، اس کا ماده "ثور" ھے، (ملاحظه فرمائیں، سوره بقره : 71 ، سوره روم: 9 اور 48، سوره فاطره :9)-

"وَسَطْنَ" بیچ میں گئے، بیچ کی طرف بھا گے، "الانسان " اس سے مراد وہ انسان ھے جس کی پرورش علم الٰهی کی روشنی میں نهیں ھوئی، اورانبیاء کی تعلیمات اس کے دل میں جاگزیں نہیں ہوئیں، اور اس نے آپ کو سرکش جبلتوں اور خواھشات کے حوالے کردیاھے، "لکنود" ، "كَنَدَ" کے ماده سے ھے، یعنی: خیر کے بغیر، خیرسے محروم ھوگیا، مبالغه کے لیے ھے، بهت ناشکری کرنے والا، حق سے نا آشنا اور بے خبر، "بُعْثِرَ" باھر لایاگیا، اور زنده ھوا (سوره انفطار: 4) "حُصِّلَ" ھاتھ میں لگا، جمع ھوا ، "خبير" آگاہ، باخبر. (منقول: تفسیر نور).

مختصر تفسیر :

سوره ھذا کی مبارک آیات میں: انسان خدا کی نعمتوں کا منکر، مال و دولت

(c) ketabton.com: The Digital Library

سے بے پناہ محبت کرنے والا اور آخرت کے بارے میں بے پرواہ ھے، جیسے موضوعات کے بارے میں بحث ہوئی ھے، ۔

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًاۙ۝	قسم ھے دوڑنے والے گھوڑوں کی ھانپ کر (جہاد کے میدان کی طرف بڑھتے ھیں)

یعنی: یھی دوڑنے والے ھیں جو اپنے تیزاور جارحانہ دوڑ سے اپنے سینوں سے تیز آواز نکالتے ھیں، یہ ان کے تیز و تند دوڑنے کی دلیل ھے، اور یھی ھیں کہ جب ان کے کھر پتھر سے ٹکراتے ھیں تو چنگاری اڑتی ھے ، اور یھی ھیں جو صبح کے وقت حملے کے لیے استعمال ھوتے ھیں، اور یھی ھیں کہ جو تیز دوڑنے کی وجہ سے گردوغبار اڑاتے ھیں ، اور یھی ھیں جو مخالف صفوں میں گھس کر انہیں چیر دیتے ہیں۔

ابن عباس ؓ فرماتے ھیں : گھوڑا جب دوڑتاھے تو اس وقت اح ، اح کی آوازیں سنائی دیتی ھیں، اسے "ضبح" کہتے ھیں ، مفسر ابو سعود کہتے ھیں : الله تعالی نے مجاھدین کے گھوڑوں کی قسم کھائی ھے کہ جب وہ دشمن پرحملہ کرتے ھیں تو ان کے حلق اور ناک سے ایک تیز آواز سنائی دیتی ھے (ابوسعود : 280/4)۔

علماء کے نزدیک "عادیات" کے دومعنی ھیں:

1 - اونٹ۔

2 - دوڑنے والے گھوڑے ۔

تفہیم القرآن کے مفسر اس مبارک آیت کے تحت لکھتے ھیں : آیت کے الفاظ میں یہ تصریح نہیں ھے کہ دوڑنے والوں سے مراد گھوڑے ھیں، بلکہ صرف و الْعٰدِيٰتِ (قسم ھے دوڑنے والوں کی) فرمایا گیاھے، اسی لیے مفسرین کے درمیان اس باب میں اختلاف ھواھے کہ دوڑنے والوں سے مراد کیاھے، صحابہ وتابعین کا ایک گروہ اس طرف گیاھے کہ اس سے مراد گھوڑے ھیں ، اور ایک دوسرا گروہ یہ کہتاھے کہ اس سے مراد اونٹ ھیں، لیکن چونکہ دوڑتے ھوئے وہ خاص قسم کی آواز جسے ضبح کہتے ھیں ، گھوڑوں ھی کی شدت تنفس سے نکلتی ھے، اور بعد کی آیات بھی جن میں چنگاریاں جھاڑنے اور صبح سویرے کسی بستی پر چھاپہ مارنے اور وھاں گرد اڑانے کا ذکر آیا ھے ، گھوڑوں ھی پر راست آتی ھیں، اس لیے اکثر محققین نے اس سے مراد گھوڑ ے ھی لیے ھیں، ابن جریر کہتے ھیں: دونوں اقوال میں سے یہ قول ھی قابل ترجیح ھے کہ دوڑ نے والوں سے مراد گھوڑے ھیں ، کیونکہ اونٹ ضبح نہیں کرتا، گھوڑا ھی ضبح کیا

(c) ketabton.com: The Digital Library

کرتاھے، اور الله تعالی نے فرمایاھے که ان دوڑنے والوں کی قسم جو دوڑتے ہوئے ضبح کرتے ھیں" . امام رازی کھتے ھیں که " ان آیات کے الفاظ پکار پکار کر کھه رھے ھیں که اس سےمراد گھوڑے ھیں، کیونکه ضبح کی آواز گھوڑے کے سوا کسی سے نھیں نکلتی ، اور آگ جھاڑنے کا فعل بھی پتھروں پر کھروں کی ٹاپ پڑنے کے سوا کسی اور طرح کے دوڑنے سے نھیں هوتا، اسی طرح صبح سویرے چھاپه مارنا بھی دوسرے جانوروں کی به نسبت گھوڑوں ھی کے ذریعه سے هوتاھے " .

قرآن کی قسمیں

قرآن کریم میں مجموعی طور پر چوالیس سورتوں میں ، ایک سو چار آیات میں ایک سواٹھاره جگھوں پر قسم کھائی گئی ھے، قرآن مجید میں تینتیس سورتوں میں خالق کائنات کی چھیانوے (۹۶) قسمیں ھیں، ان میں سے تیئیس (۲۳) سورتوں میں سورت کا آغاز قسم سے ھے ، اور دونوں قسمیں نبی کریم صلی الله علیه وسلم کی زبان مبارک سے قیامت کے دن کے اثبات اور اس دن انسان کے اعما ل کے حساب وکتاب کے بارے میں آئی ھیں، او ر چارقسمیں حضرت یوسف کے بھائیوں کی طرف سے ھیں، ایک قسم جادوگروں کی جو فرعون کے لیے کھائی که موسی پرغالب آئیں گے ، ایک اور قسم شیطان کی ھے جو خدا کے غیر مخلص بندوں کو گمراه کرنے کے بارےمیں ھے، اور پندره قسمیں مشرکین، منافقین اور قیامت کے منکرین کی ھیں (تفسیر کبیرصفحه : 23 اور 24).

سوگند (sawgand) اصل میں سوکنته (saokanta) ماچس کے معنی میں ھے، اور قسم کھانا ماچس کھانے کا معنی دیتاھے، که یه گنھگار کو بے گناه سے فرق کرنے کا ایک طرح کا امتحان تھا، پرانے زمانے میں ماچس کے ملا وٹ والا پانی ملزم کو پلاتے تھے، اور اس کے اثرسے یه طے کرتے تھے که وه مجرم ھے یا بے گناه، پھر بعد والے زمانے میں یه قسم کی جگه استعمال هواھے، (فرھنگ عمید، جلد2 ، صفحه : 1485) .

قسم ایک اقرار اور اعتراف ھے جو ایک شخص اپنی عزت پر کھاتاھے، خدا یا کسی کو گواه بناتاھے (فرھنگ فارسی معین، ڈاکٹر معین ، جلد 2 صفحه : 1956).

عربی زبان میں لفظ "قسم" اور اس کے تمام مشتقات فارسی زبان میں لفظ "سوگند" کے مترادف ھیں، اور قسم کو اس لیے قسم کھاگیا ہے کہ یه کلام کو دوحصوں میں تقسیم کرتاھے، که صحیح کو غلط اور نادرست کو درست سے الگ کرتاھے، جبکہ اصطلاح میں قسم ایک جمله ھے جس کے ذریعے دوسرے جملے کی تاکید هوتی ھے، (مغنی اللبیب ابن هشام: صفحه 56) .

شیخ محمد عبده قرآنی قسموں کے بارے میں کھتے ھیں : "جب آپ ان تمام

(c) ketabton.com: The Digital Library

چیزوں پر توجه دیں گے جن کی قرآن میں قسمیں کھائی گئی هیں تو آپ دیکھیں گے که کچھ لوگوں نے ان چیزوں کے فوائد سے ناواقفیت کی وجه سے ان کا انکار کیا یا انہیں حقیر جانا، مختصر یه که وه ان کی تخلیق کی حکمت سے غافل تھے، اور ان قسموں نے ان سب کا جواب دیا اورلوگوں کو شک وتردید ، فریب اور غفلت سے نکالا، اور هرمخلوق کی کامیابی کو صحیح طور پر ظاهر کیا". اعمال خیر کی تعظیم وتکریم کے لیے لوگوں کو ان کے کرنے کی ترغیب ملی، ان میں سے "وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا" ترجمه: قسم هے دوڑنے والے گھوڑوں کی هانپ کر (جهاد کے میدان کی طرف بڑھتے هیں).

دوسری طر ف، قرآن کی قسمیں دنیا کے مسائل او رمخلوقات کی گهرائی میں انسانی فکر اور تحقیق کی رهنمائی کا بهترین ذریعه هیں، تاکه ان کوششوں اور درستگی کے ذریعے علوم او ردانش کے دروازے انسانی معاشرے کی طرف کھل سکیں، طنطاوی کے مطابق : "قرآن کی قسمیں علم کی کنجیاں هیں" (الجواهر طنطاوی، جلد 25، صفحه 258 ابوالقاسم رزاقی کی قرآن کی قسموں سے منقول) .

فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝۲	پھر (اپنی ٹاپوں سے) چنگاریاں اڑاتے هیں

میں قسم کھاتاهوں نعل سے آگ نکالنے والے گھوڑوں کی، جو اپنی تیز رفتاری اور شدّت کی وجه سے اپنے کھر سے چنگاریاں اڑاتے هیں یعنی اپنی ٹاپوں سے شرارے جھاڑتے هیں .

چنگاریاں جھاڑنے کے الفاظ اس بات پر دلالت کرتے هیں که یه گھوڑے رات کے وقت دوڑتے هیں، کیونکه رات هی کو ان کے ٹاپوں سے جھڑنے والے شرارے نظر آتے هیں (تفهیم القرآن) .

فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝۳	پھر جو صبح کے وقت (دشمن پر) حمله کرنے والے هیں

پھر صبح کے وقت حمله کرنے والوں کی، که صبح کے وقت (دشمن پر) حمله آور هوتے هیں ، مفسرآلوسی کهتے هیں که: حملوں میں یه معمول هے، وه رات کو حمله کرتے تھے که دشمن کو پته نه چلے، اور صبح کے وقت چھاپه مار کار روائیوں کا آغاز کرتے تھے، تاکه و ه دیکھیں کیا لاتے هیں اور کیا چھوڑ جاتے هیں (روح المعانی : 215/30).

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝۴	پھر اس موقع پرگرد وغبار اراتے هیں

یعنی: وه دوڑتے هوئے دھول اڑاتے هیں ، اور اپنی تیز رفتاری سے مٹی کوهوا میں اچھالتے هیں، اس لیے که ان کی رفتار کافی تیز هے، اور اپنے قدموں کو سختی سے زمین پر مارتے هیں.

(c) ketabton.com: The Digital Library

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًاۙ○	پھر اسی حالت میں کسی مجمع کے اندر جاگھستے ھیں

پھر وہ دشمن کے لشکر کے بیچ میں گھس کر ان کا محاصرہ کرتے ھیں، اور دشمن کو غفلت میں رکھ کر ان کے بیچ میں داخل ھوتے ھیں تاکہ دشمن کو ان سے مقابلے کا موقع نہ ملے، خداتعالی نے ان تین چیزوں کی قسم کھائی ھے، تا کہ مجاھدین کے گھوڑوں کا مقام اور مرتبہ بتادے جو کہ تیزی سے دشمن پرحملہ آور ھوتے ھیں، اور ان کے کھروں سے آگ کی چنگاریاں اڑتی ھیں، اور صبح ھوتے ھی دشمن پر حملہ کرتے ھیں، اور گردوغبار اڑاتے ھیں ، اور دشمن کے بیچ میں جگہ بناتے ھیں ، اور ان کو پریشان اور افراتفری کا شکا ربناتے ھیں، اللہ تعالی میدان جنگ میں ان گھوڑوں کی خصوصیات ذکر کرنے کے بعد انسان کی سرزنش کرتاھے کہ اے انسان ! تو ناشکراھے ، اللہ تعالی کی بے شمار نعمتوں کا شکر ادا نھیں کرتا ہے۔

اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوۡدٌ ○	حقیقت یہ ھے کہ انسان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکراھے

وہ خدا تعالی کے احسان سے چشم پوشی کرتاھے اسے بھول جاتاھے اور اپنے رب کے نعمتوں کی ناشکری کرتاھے، یعنی: اس کا شکر بالکل معمولی ساھے یا پھر نہ ھونے کے برابرھے، جب کہ اللہ تعالی اس سے نعمتوں کے بدلے شکر گزاری چاھتاھے .

"کنود" اس آدمی کو کھتے ھیں جو بھت زیادہ انکار کرنے والا اور نعمتوں کی ناشکری کرنے والاھو، حسن بصری ؒ کنود کے معنی میں کھتے ھیں : کنود سے مراد وہ شخص ھے جو مصیبتوں کو یاد کرکے نعمتوں کو بھول جاتاھے، حضرت ابن عباس ؓ نے کھا: لکنود کا معنی ھے اللہ تعالی کی نعمتوں کا انکار کرنے والا، حضرت حسن بصری ؒ نے بھی یہ کھاہے کہ ، وہ مصائب کو یاد کرتاھے اور نعمتوں کو بھول جاتاھے .

ابوبکر واسطی نے کھا: جو اللہ تعالی کی نعمتو ں کو اس کی نافرمانی میں خرچ کرے، وہ "کنود" ھے ، اسی طرح ابوعبیدہ نے کھاہے کہ: کنود بمعنی قلیل الخیر ، اور ارض کنود شور(تھوروالی) زمین جس میں کچھ پیدا نہ ھو، (تفسیر مظھری: جلد7 ص:467)۔

ترمذی نے کھا: جو آدمی نعمت کو دیکھے اور نعمت دینے والے کو نہ دیکھے وہ "کنود" ھے، اس قول کے مطابق اس کا معنی ناشکری ھے کہ اوپر اس لفظ کا ترجمہ ناشکرا کیا گیاھے .

آیت مبارکہ "وَالۡعٰدِيٰتِ ضَبۡحًا " میں ھم نے ملاحظہ کیا کہ: جھاد اور دفاع اس قدر قیمتی ھیں کہ اللہ سبحان وتعالی مجاھدین کے گھوڑوں کی سانس کی

(c) ketabton.com: The Digital Library

قسم کھاتاھے، آیت مبارکه میں هم نے دیکھاکه گھوڑے الله کی راہ میں دوڑتے هیں، جبکہ انسان الله تعالیٰ اور رسول صلی الله علیه وسلم کے حکم کی تعمیل میں ضد اور سرکشی کا مظاهره کرتا هے ۔

وَإِنَّهُۥ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَشَهِيدٌ ۞	اور وہ خود اس پر گواہ هے

یعنی انسان کا ضمیر اس سے باخبر هے، یهاں تک که جن معاملات میں وه بهانه تلاش کرتاهے یاعذر کرتاهے وه خود جانتاهے که کیا کررهاهے، "شهید" شَهِدَ کے ماده سے هے، وه شخص جو حاضر هو اور کسی کام کی نگرانی کرتاهو۔

لفظ "لَشَهِیدٌ" کے بارے میں علماء کی رائے :

1 - انسان اپنے کاموں میں کوتاهی پر خود گواه هے که وه شکر ادا نهیں کرتا ۔

2 - الله تعالی جانتاهے که اس کے بندے شکر گزار نهیں هیں ۔

الله تعالی کا اعلان هے که وه انسانی روح میں موجود چیزوں سے باخبر هے، اور ان پر گواه هے، جس طرح انسان اپنے اعمال قول وفعل کاگواه هے ، اسی طرح وه نعمتوں کی ناشکری ، نعمتوں کے انکار اور الله تعالی کے دیے هوئے عطایا کے انکار پربھی گواه هے۔

یعنی: اپنی ناشکری کا خود گواه هے اور به زبال حال و قال اپنے خلاف یه گواهی دیتاهے، اس لیے که اس ناشکری کا اثر اس پر ظاهرهے، قتاده اور سفیان ثوری کهتے هیں که: اس کامعنی یه هے کہ: "الله تعالی اس ناشکری پرگواه هے"۔

وَإِنَّهُۥ لِحُبِّ ٱلْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۞	اور وه مال و دولت سے بهت زیاده محبت کرنے والاهے

اور اسے جمع کرنے میں دلچسپی رکھتا هے، اسے دنیاوی چیزوں سے لگاؤ هے، مال ودولت سے محبت کرنے والا اور دنیا کا عاشق هے، اور اسے دولت وثروت جمع کرنے کا لالچ هے، اس کے برعکس عبادت کا شوق، اور نعمتوں کی شکر گزاری میں اس کی دلچسپی بهت کم ، بلکہ نه هونے کے برابرهے ۔

یه خدا کے قسم کهانے کی ایک اور صورت هے، اور انسان کی دوسری صفت "کنود" هے، یعنی ایسا انسان مال سے بهت زیاده محبت کرنے والا اور بخیل هے، اور وه خیرات ، زکوة اور نفقه نهیں دیتا ، اس کا خیر کسی کو نهیں پهنچتا، نه کسی کو مالی نہ اخلاقی فائده پهنچاتاهے۔

الله تعالی نے دولت کو خیر کهاهے، ایک عام اصطلاح کے طورپر جو لوگوں میں مشهور هے، که مال "خیر" هے، یعنی اس کے ذریعے انسان

(c) ketabton.com: The Digital Library

کو بهت ساری نیکیاں نصیب هوتی هیں ، اگر اسے الله کی رضا کی راه میں خرچ کرے ۔
یادر هے که: اس میں شک کی کوئی گنجایش نهیں که : مال میں دلچسپی انسان میں ایک فطری امرهے، لیکن جو چیز قابل مذمت هے وه انتهائی اورضرورت سے زیاده محبت اوردلچسپی هے جس میں ایک طرف انسان هر طرح کی آمدنی اور دولت کے حصول میں مشغول رهتاهے، اور دوسری طرف الله تعالی کی طرف سے واجب کیے گئے حقوق ادا نهیں کرتا ۔
مفسرین نے اس آیت کے مفهوم کے بارے میں دوقول بیان کیے هیں، ایک یه که انسان کو پیسے کا بهت زیاده شوق هے، دوسرا یه که پیسے کی محبت کی وجه سے وه لالچی اور کنجوس هے، مفسر ابن کثیر کهتے هیں: "دونوں معنی صحیح هیں" لهذا دونوں پهلوؤں کا خلاصه یه هے که: انسان دولت کی محبت میں حد سے تجاوز کرتاهے، اور اس کے حاصل کرنے میں سخت محنت کرنے والا، او ر اس کے ذخیره کرنے میں بهت مستعد هوتاهے که هاتھ اور پاؤں میں فرق نهیں کرتا، مذکوره بالا آیات سے درج ذیل نکات اخذ کیے جاسکتے ہیں ۔

1 - حرف "ف" کے ساتھ پانچ قسمیں مربوط هیں، جس سے معلوم هوتاهے که یه سب ایک هی جنس سے هیں، یعنی یه دوڑنے والے هی هیں جو تیز دوڑ نے سے اپنے سینوں سے ایک سخت آوازنکالتے هیں، جو ان کے تیزدوڑنے کو ظاهر کرتی هے، اور یهی هیں که جب ان کے کھر اور نعل کسی پتھر سے ٹکراتے هیں تو آگ کی چنگاریاں اڑتی هیں، یهی هیں جن کو صبح سویرے حمله کرنے کے لیے چُناگیاهے، اور یهی هیں که تیز دوڑ نے کی حالت میں گرد وغبار اڑاتے هیں، اور یهی هیں که دشمن کی صفوں میں گھس کر کار روائی کر تے هیں ۔

اس طرزبیان سے واضح هوتاهے که جن مفسرین کے نزدیک ان تیز دوڑنے والوں سے مراد صرف گھوڑے هیں، ان کا استدلال هے که کسی بھی دوسرے دوڑنے والوں پر یه خصوصیات درست نهیں آتیں، البتہ بعض مفسرین کا خیال هے که اس سے مراد دور جاهلیت میں عربوں کے بے وقت حملے هیں ۔

2 - مذکوره بالا قسموں کا جواب یه هے که: یقیناً انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا هے، (تفصیل کے لیے ملاحظه فرمائیں: تفسیر جلوه هاى از اسرار قرآن : حکمتیار)۔

قرآن عظیم میں متعدد آیات میں بعض ناشکرے بندوں کی صفات بیان کی گئی هیں، جو مصیبت کے وقت الله کی یادمیں مشغول رهتے هیں اور اس کی طرف رجوع کرتے هیں، لیکن خوشحالی اور نعمت کے وقت یا مصیبت رفع هونے کے بعد الله سے منه موڑتے هیں اور اسے بھول جاتے هیں:

(c) ketabton.com: The Digital Library

قرآن مجید کی آیات: "63 اور 64" سوره انعام میں الله تعالی فرماتا هے:
"قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝٦٣ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝٦٤" ترجمه:"کهو بهلا تم کو جنگلوں اور دریاؤں کے اندهیروں سے کون چهٹکارا دیتاهے (جب) که تم اسے عاجزی اورنیازپنهانی سے پکارتے هو (اورکهتے هو) اگرخدا هم کو اس (تنگی) سے نجات بخشے تو هم اس کے بهت شکر گزارهوں، کهو که خدا هی تم کو اس (تنگی) سے اور هرسختی سے نجات بخشتاهے، پهر (تم) اس کے ساتھ شرک کرتے هو".

اسی طرح فرماتا هے: "وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۚ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٢ "سوره یونس:12) ترجمه: "اور جب انسان کو تکلیف پهنچتی هے تو لیٹا اوربیٹها اور کهڑا (هرحال میں) همیں پکارتاهے پهر جب هم اس تکلیف کو اس سے دور کردیتے هیں تو (بے لحاظ هوجاتا اور) اسطرح گزرجاتاهے که گویا کسی تکلیف پهنچنے پرهمیں کبهی پکاراهی نه تها اسی طرح حد سے نکل جانے والوں کو ان کے اعمال آراسته کر کے دکهائے گئے هیں" .

"فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۝١٥ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۙ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۝١٦" (سوره فجر) ترجمه: " پس لیکن انسان جب اس کا رب اسے آزمائے، پهر اسے عزت بخشے اور اسے نعمت دے تو کہتا ہے میرے رب نے مجهے عزت بخشی (15) لیکن جب وه اسے آزمائے، اور اس پر اس کا رزق تنگ کردے تو کہتا ہے میرے رب نے مجهے ذلیل کردیا ہے (16)".

"فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۡ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ۭ بَلْ هِىَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٤٩" (سوره زمر: 49) ترجمه: "جب انسان کو تکلیف پهنچتی هے تو همیں پکارنے لگتاهے، پهر جب هم اس کو اپنی طرف سے نعمت بخشتے هیں تو کهتاهے که یه تومجهے (میرے) علم (ودانش) کے سبب ملی هے (نهیں) بلکه وه آزمائش هے ، مگر ان میں سے اکثر نهیں جانتے ".

"وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝٧٥ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝٧٦" (سورة التوبه : 76 و 75) ترجمه: " اورأن میں بعض ایسے هیں جنهوں نے خداسے عهدکیاتها که اگر وه هم کو اپنی

(c) ketabton.com: The Digital Library

مهربانی سے (مال) عطافرمائے گا تو ہم ضرور خیرات کیا کریں گے اور نیکوکاروں میں ہوجائیں گے، لیکن جب خدا نے ان کو اپنے فضل سے (مال) دیا تو اس میں بخل کرنے لگے اور (اپنے عہد سے) روگردانی کرکے پھربیٹھے "۔

رب تعالی ایسے ناشکرے اور بے ایمان لوگوں کو بڑی وضاحت کے ساتھ بتاتاھے کہ ایک دن آئے گا جس میں بازپرس ہوگی، قیامت قائم ہوگی، اور جو قبروں میں سوئے ہوئے ہیں وہ اٹھیں گے، اور جو کچھ سینوں میں ھے اس کوبھی دیکھا جائے گا، وہ سب رب کے سامنے کھڑے ہوں گے، اس دن وہ جان لے گا کہ اس کا رب دوسروں سے زیادہ اس کی حالت سے باخبر ھے، وہ جانتاھے کہ کس نے کیا ناشکری کی ھے، اور کون کس انعام کا مستحق ھے، "وَلَئِنۡ اَذَقۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنَّا مِنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُ لَيَقُوۡلَنَّ هٰذَا لِىۡ۟ۙ وَمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنۡ رُّجِعۡتُ اِلٰى رَبِّىۡۤ اِنَّ لِىۡ عِنۡدَهٗ لَـلۡحُسۡنٰى ۚ فَلَـنُنَـبِّـئَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِمَا عَمِلُوۡا وَلَـنُذِيۡقَنَّهُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ غَلِيۡظٍ‏ ۵۰" سورہ فصلت:50) ترجمه: "اور اگر تکلیف پہنچنے کے بعد ھم اس کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو کہتاھے کہ یہ تو میرا حق تھا اور میں نہیں خیال کرتا کہ قیامت برپاھو، اور اگر (قیامت سچ بھی ھو اور) میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا بھی جاؤں تو میرے لیے اس کے ھاں بھی خوشحالی ھے، پس کافر جو عمل کیا کرتے ہیں وہ ھم ان کو ضرور جتائیں گے اور ان کو سخت عذاب کا مزا چکھائیں گے " ۔

اَفَلَا يَعۡلَمُ اِذَا بُعۡثِرَ مَا فِى الۡقُبُوۡرِۙ ۹	کیا وہ اس وقت کو نہیں جانتا کہ جو (مردے) قبروں میں ہیں وہ باھر نکال لیے جائیں گے

کیا وہ (دنیاکے بھکاوے میں آنے والا انسان) نہیں جانتاکہ جو کچھ قبروں میں ہیں (سب حساب وکتاب کے لیے) دوبارہ اٹھائے جائیں گے ، "إذابُعْثر" بیدار کرکے قبروں سے نکالاجائے ، کیا یہ ناشکرا انسان جس نے مال و دولت کے پیچھے دل کھودیا ھے ، یہ نہیں جانتا کہ ایک وقت آئے گا کہ: جب قبریں پھٹ جائیں گی، اور ان قبروں میں مدفون لوگوں کو قبروں کی گھرائی سے نکالاجائے گا، جھاں وہ ان کےکھنے کے مطابق میٹھے نیند سوئے ہوئے تھے، سورہ یس آیت"52" میں فرماتاھے کہ:"قَالُوۡا يٰوَيۡلَنَا مَنۡۢ بَعَثَنَا مِنۡ مَّرۡقَدِنَاۚ" جب وہ زندہ کیے جائیں گے تو کھیں گے: "ھائے ھماری بربادی ! کس نے ھمیں ھمارے سونے کی جگہ سے اٹھادیا؟ " انھیں اچانک یاد آئے

(c) ketabton.com: The Digital Library

گا که دنیا میں ایسا وعده دیاگیا تھا، " هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ " (یه وه هی ہے جو رحمان ذات نے وعده کیا اور رسولوں نے سچ کها تها) حقیت یه هے که : قیامت کا ذکر، ناشکروں اور دولت کےپجاریوں کے لیے تنبیه هے -

وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ۝۱۰	اور جوکچھ سینوں میں ہے ظاهر کردیاجائے گا

جو راز اور اسرار دلوں میں چھپے هوئے هیں ان کو ظاهر کیا جائے گا، اور سارے راز کھل جائیں گے، یعنی جتنے بھی راز پوشیده هوں گے سب کے سب اس دن ظاهرہوں گے اور اس کے بارے میں حساب و کتاب هوگا ـ

"يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۙ۝۹" (سوره طارق) اس دن سارے راز فاش هوں گے) یه مقام هے که : "فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ۝" (سوره کهف : 49) ترجمه:" تو تم گنهگاروں کو دیکھو گے که جوکچھ اسمیں (لکها) هوگا اس سے ڈر رهے هونگے اور کهیں گے: هائے شامت، یه کیسی کتاب هے که نه چھوٹی بات چھوڑتی هے نه بڑی سب لکھ رکھاہے"۔

جس دن هم ان کے لیے کتاب اور اعمال نامے نکالیں گے جو مکمل طور پر کھول دیے جائیں گے ، یعنی: ان سے کوئی چیز پوشیده نهیں هوگی، هرچیز ان پر ظاهر کردی جائے گی ، اور ان سے کهاجائے گا : که اپنا نامه اعمال خو د پڑھو: "وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝۱۳ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝۱۴ "(الاسراء : 14 -13) ترجمه: اور هم نے هرانسان کے اعمال کو (بصورت کتاب) اس کے گلے میں لٹکادیاهے، اور قیامت کے روز (وه) کتاب اسے نکال دکھائینگے جسے وه کھلا هوا دیکھے گا (کهاجائیگا که) اپنی کتاب پڑھ لے ، تو آج اپنا محاسب خود ہی کافی هے" -

تم جوبھی کهو، یهاں وه رب سےکچھ چھپا نهیں سکتا، یه دنیا کی طرح نهیں هے، که اس کی زبان کچھ اور کهتی هے ، اس کی آنکھیں کچھ اور دیکھتی هیں، اس کے کان کچھ اور سنتے هیں اور اس کے دل میں کچھ اور هے، یه حال هے آج لوگوں کا، اسی لیے انهیں سکون نهیں هے، چونکه وه هر وقت او رهر صورت حال میں ایک الگ شناخت اور شخصیت رکھتے هیں، اسی لیے مکمل طور پر متزلزل ، الجھنوں میں الجھےهوئے اور پریشاں هیں۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ﴿١١﴾	بیشک ان کارب اس دن ان کے متعلق یقیناً خوب خبر رکھنے والاھے

اس کے بندوں کا کوئی کام اس سے پوشیدہ نہیں ھے، ان کو ان کی اعمال کے مطابق بدله دیا جائے گا، الله تعالی همارے اعمال اور افکار ونظریات پر مکمل آگاهی رکھتاھے .

"خبیر" کا مطلب هے ظاهر اور باطن کا علم هونا، الله تعالی اس دنیا میں بهی لوگوں کے معاملات سے باخبر هے، البتہ قیامت کے دن یه صفت "خبیر" هونے کی سب پر ظاهرهوگی، کیونکه الله تعالی سب کچھ جاننے والاهے، اس کی بازپرس بهی درست هے .

انسان کو معلوم هوناچاهیے که پوچهنے ، آزمایش اور حساب کا وه دن ضرور آئے گا ، که دلوں میں چهپے راز اور سینوں میں موجود ارادے ظاهر هوں گے، اگر اس نے اپنی ناشکری کا اقرار نه کیا اور اپنے ارادے کو نه بدلا، اور اس کا ازاله نه کیا، تو قیامت کے دن اس کا سامنا رب العالمین سےهوگا.

الله تعالی سے ڈر اور خوف

پهلی بات یہ که هم اپنے مهربان الله سے کیوں ڈریں؟ الله تعالی جو که کمال وجمال مطلق کا حامل ہے اورر رحیم و کریم هے، اس سے توانسان کو محبت کرنا چاهیے ؟، جواب: انسان کا الله سے ڈرنے کی بنیاد کا خلاصه دوچیزوں میں کیا جاسکتاهے:

1 - بعض اوقات انسان کا خوف ان فرائض اور ذمه داریوں کی وجه سے هوتاهے جو اس کے کندهوں پر هیں، اور ممکن هے که اس کو پورا کرنے میں وه کوتاهی کرے، نتیجتًا وه خدا کی عدالت میں اس کا جواب نهیں دے سکے گا، اپنے فرائض کی ادائیگی میں کوتاهی یا دوسروں کے حقوق کا احترام نه کرنے کی صورت میں اسے سزادی جائےگی، یامحبوب کی نظروں میں اپنا مقام کهودے ، اسے اپنے گناهوں کا ڈر هے .

2 - بعض اوقات خوف الله کے مقام کی عظمت کو پهچاننے اور خدا کے لامحدود اور عظیم الشان وجود کی طرف توجه کی وجه سے هوتاهے، کبهی کبهی ملاقات کرنے والا اس کی شان وشوکت سے اس قدر متاثرهوتاهے که وه اپنے دل میں خوف محسوس کرتاهے، اس حدتک که وه بولتے وقت هکلاتاهے ، اور بعض اوقات اپنی بات بهی بهول جاتاهے، حالانکه اس عظیم شخصیت کو اس سے اور سب سے بے پناه محبت اور پیار هوتاهے، اور اس سے کوئی غلط کا م بهی سرزد نهیں هوا، اس قسم کا خوف عظمت کے ادراک کا عکس اور رد عمل هے، یه حالت

(c) ketabton.com: The Digital Library

صرف ان لوگوں کو حاصل ھوسکتی ھے جو خدا کی پاک ذات کی عظمت اور خدا کے بلند مرتبہ سے واقف ھوں، اور جنھوں نے اس کے قریب ھونے کی لذت کا مزہ چکھ لیا ھو۔

قرآن کریم اس حالت کو علم ومعرفت والے بندوں کے لیے خاص قرار دیتاھے، "إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۰" (سورہ فاطر آیت: 28) ترجمہ:" خدا سے تو اس کے بندوں میں سے وھی ڈرتے ھیں جو صاحب علم ھیں، بیشک خدا غالب (اور) بخشنے والاھے " ۔

اس قسم کا خوف دنیاوی اور نفسانی اور خدا کے علم، قدرت اور حکمت کی معرفت سے پیدا ھوتاھے۔

خوف الٰھی ، خواہ وہ پھلے معنی میں ھو یا دوسرے معنی میں ، اللہ تعالی اور اس کے احکام اور مقام ومرتبہ اور انسانی وجود میں ان حقائق سے متعلق امور کی یاد دہانی اوراس کی طرف مکمل توجہ کا سب سے اھم عنصر ھے، اس وجہ سے خوف خدا اورڈر کا مقام دنیاوی غفلتوں ، انحرافات اور لغزشوں سے بچنے کے لیے سب سے قیمتی مظھرھے، ایک وقت میں سچائی کی سمجھ کے ساتھ خوف انسانی وجود میں اندرونی اور روحانی خوشی کو ظاھر کرتاھے، اس خوف سے جو خوشی وابستہ ھے، وھی خوشی دنیا کے عظیم ترین شخصیت کے سامنے ھونے کی خوشی ھے، کہ دباؤ کے باوجود اس کی وجہ سے ھونے والی موجودگی اور پریشانی کو کبھی فراموش نھیں کیا جائے گا، اور اسے ھمیشہ خوبصورت ترین لمحے کے طور پر یاد رکھا جائے گا، خوف اور غصہ ہروقت قابل مذمت اور تکلیف دہ نہیں ھے ، بلکہ یہ تو قربت کا عامل، زیادہ محبت، آخرت کی سعادت اور نجات اور مستقبل قریب میں خوف سے نجات کی ضمانت بھی ھے ۔

اگر انسان ایک طرف خدا کی عظمت وبزرگی اور دوسری طرف اپنی کوتاھیوں اور گناھوں کی وجہ سے خوف الٰھی تک نہ پھنچ سکے، اور حقیقی معنی میں عاجزی اور خوف اس کے وجود میں غالب نہ ھو تو وہ اپنی کوتاھیوں کو دور کرنے اور توبہ کرنے کی کوشش نھیں کرے گا، قیامت کے دن وہ ایک افراتفری اور انتھائی خوفناک صورتحال سے دوچار ھوگا، جس کی دھشت خدا کے سامنے ہونے کے خوف سے ہزاروں گنا زیادہ ھے ۔

صدق اللہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم

Get more e-books from www.ketabton.com
Ketabton.com: The Digital Library